ایثار و قربانی کی خوبیاں

(از مولوی غلام اللہ صاحب پنجابی متعلم جماعت سوم

برادران اسلام کسی قوم یا ملت کو قعر مذلت سے نکالکر اوج اور بلندی تک پہنچانے والی۔ غلامی اور محکومی کے طوق کو گلے سے نکال کر آزادی اور حریت کے سرسبز و شاداب باغ کی سیر کرانے والی۔ برباد اور خراب شدہ مملکت کے ستارۂ اقبال کو ازسرِ نو جہاں میں درخشاں کرنے والی سب سے بڑی چیز ایثار اور قربانی ہے۔ دنیا کے جس طبقہ کے دل میں سرفروشی کا جذبہ موجزن ہوگا وہ کبھی بھی جہان کی نظروں میں ذلیل اور خوار نہ ہوگا۔ اور جس قوم اور ملت کے دل میں ایثار اور قربانی کی لہریں ٹھاٹھیں مارتی ہوں گی تو کسی بھی بڑی سے بڑی حکومت اور مملکت میں اتنی طاقت نہیں ہو کہ وہ اس قوم کو اپنے ظلم اور استبداد کا شکار بنائے یا اس کی بیش بہا آزادی جیسی نعمت کو اپنے اقتدار کے نشے میں کچل ڈالے بلکہ اس قوم کے جذبہ ایثار کو دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتیں اور سلطنتیں لرزہ براندام رہینگی اور اس قوم کی سرفروشی کے واقعات اور کارہائے نمایاں دنیا کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ اور ان کی بہادری اور شجاعت کی داستانیں آپ دنیا کے ہر فرد بشر کی زبان سے سنیں گے۔ بحر و بر، دشت و جبل بھی زبان حال سے ان کو داد دیتے ہوئے نظر آئیں گے۔

ہمارے حضور پرنور سید یوم النشور اور مٹھی بھر جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واقعات کا بنظرِ غور مطالعہ کیجئے کہ جنھوں نے بے سرو سامانی کی حالت میں دنیا کے چاروں کونوں میں وحدت کا جھنڈا گاڑ دیا۔ شمع توحید سے جہاں کا ذرہ ذرہ روشن اور منور کر دیا۔ جنھوں نے اپنی بے کسی اور بے بسی کے باوجود بھی کفار کے بڑے بڑے جرار لشکروں کی صفیں کی صفیں مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھ دیں۔ وہ جماعت کہ جسکا صرف نام ہی سنکر بڑے بڑے قوی اور ذی اقتدار بادشاہوں اور ناموروں کے پتے پانی ہو جایا کرتے تھے اور جن کی آمد کی خبر سن کر ایران کے آتشکدے بھی برف کے تودے بن گئے تھے وہ کہ جن کے اس دنیا میں جلوہ افروز ہونے سے قیصر و کسریٰ جیسی حکومتوں کے ایوانوں میں ایک تزلزل سا پیدا ہو گیا۔ یہ کیا حقیقت تھی اور اس بات میں کیا راز مخفی تھا کہ جس طرف کا بھی انھوں نے رخ کیا خدائے قدوس کی نصرت و اعانت سے سینکڑوں بادشاہوں کو بے تخت و تاج کرتے ہوئے دنیا کے ذرہ ذرہ میں آزادی و حریت کی روح پھونک دی اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ان کے دلوں میں ایثار و قربانی کا جذبہ موجزن تھا وہ ہر وقت اور ہر گھڑی سرفروشی کے لئے تیار اور منتظر نظر آتے تھے۔ انھوں نے بنی نوع انسان کی آزادی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اپنے خون کے آخری قطرہ کو بھی بہا دینے سے دریغ نہ کیا۔ اسی لئے وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گئے۔ چنانچہ آج دنیا کے چاروں طرف انھیں کی سعی و کوشش سے اللہ کی وحدت کے گیت گائے جا رہے ہیں

آپ تاریخ کے اوراق کو الٹئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ۶۵۶ھ ہجری میں جبکہ ایک لاکھ وحشی تاتاریوں کی فوج بسر کردگی ہلاکو خاں سرزمین بغداد پر حملہ آور ہوئی تو اسوقت جو انھوں نے اپنی وحشت و بربریت کا مظاہرہ دنیا کے

سامنے پیش کیا۔ وہ قیامت کے بھیانک اور ہولناک منظر سے کسی قدر بھی کم نہ تھا۔ ان وحشی درندوں کی تلواریں میان سے نکلیں اور خون کا دریا لہریں مارنے لگا سرزمین بغداد کا ذرہ ذرہ خون سے لالہ زار بن گیا۔ متواتر چالیس روز تک ان کی زہر آلود تلواروں نے بیچارے مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی۔ سینکڑوں عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوگئے۔ جو لوگ کنویں یا کسی نامعلوم جگہ میں چھپ گئے تھے وہ تو بچ سکے۔ ورنہ تمام کے تمام تلوار کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ بیچارہ مصیبت زدہ خلیفہ مستعصم ٹھوکریں اور لاتیں کھاتا کھاتا مرگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ کیا وجہ تھی کہ بیچارے مسلمانوں کو ان تکالیف اور مصائب سے دوچار ہونا پڑا حالانکہ خلیفہ کے خزانے زر و جواہرات سے پُر تھے۔ علماء اور صلحا کی بھی کمی نہیں تھی۔ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں ایسے شخص موجود تھے جو کہ تمام رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود رہتے تھے۔ الغرض سب چیزیں موجود تھیں جو کہ ایک بہت بڑے بادشاہ کے پاس ہونی چاہئیں۔ لیکن ہاں ایک ایسی چیز ان کے پاس نہ تھی جس کی عدم موجودگی میں بڑی بڑی حکومتوں کا یہی حشر ہوتا ہے اور وہ یہی کہ ان میں ایثار اور قربانی کی اسپرٹ باقی نہیں رہی تھی۔ مال و دولت کے نشے سے مخمور ہوکر وہ اس چیز کو بھلا بیٹھے تھے جس کی وجہ سے ان کو یہ ایام بد دیکھنے پڑے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ جاپان ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا۔ اہل جاپان کو پیٹ بھر کر بھی کھانا میسر نہ ہوتا تھا۔ مفلسی اور تنگدستی کی وجہ سے ان کی حالت بہت ابتر ہورہی تھی جو کہ ناگفتہ بہ ہے۔ مگر آج دنیا میں جاپان تہذیب تمدن کا گہوارہ بنا ہوا نظر آتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی بڑی طاقتور حکومتوں میں اسکا نام شمار کیا جاتا ہے اور اس کی بڑھتی ہوئی فتوحات نے مخالف ممالک کے دل میں وہ رعب اور دبدبہ ڈال دیا ہے کہ اس کا نام سنکر بڑی بڑی حکومتوں کا جگر بھی منہ کو آتا ہے اور آج وہ ایک چھوٹے سے جزیرہ کے بجائے دنیا کے ایک بہت بڑے خطے کا مالک بنا بیٹھا ہے یہ سب ایثار اور قربانی ہی کا شیریں ثمرہ ہے کیونکہ نوجوانان جاپان نے اپنے وطن مالوف کی محبت میں اپنے خون کی ندیاں بہا دیں۔ افسوس کہ آج ہمارا غریب ہندوستان جن جن مصائب آلام کا شکار بنا ہوا ہے ان کا بیان کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے بالخصوص مسلمانوں کی حالت پر جتنے بھی غمی کے آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔ وہ دن بدن تنزل اور تسفل کی طرف زیادہ بڑھتے جارہے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ ان کے دل سے جذبہ ایثار وقربانی بالکل معدوم ہوچکا ہے وہ پہلا سا جوش وخروش اور وہ پہلی سی شان وشوکت سے میدان جنگ میں کفار کے لشکروں پر بھوکے شیر کی طرح ٹوٹ پڑنا جاتا رہا بلکہ ایسی باتوں کا ان کے دماغ میں تصور تک بھی نہیں پایا جاتا۔

خدائے قدوس سے میری دلی دعا ہے کہ مسلمانوں میں پھر وہ پہلا سا جذبہ سرفروشی عطا فرمائے کہ جس کی وجہ سے وہ باد سموم سے مرجھائے ہوئے شجر آزادی کو اپنے خون سے سیراب کرکے پھر ایک مرتبہ اس میں موسم بہار پیدا کریں اور آزادی کے گیت گاتے ہوئے اس دنیائے فانی سے دار بقا کی طرف رخصت ہوں۔